REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION No. P.G.D.P. 6

جلد ۳۸ — شمارہ ۱۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے، ششماہی ۳۲ روپے، ممالک غیر ۲۵۰ روپیہ بذریعہ بحری ڈاک، فی پرچہ ایک روپیہ بیس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا [illegible] کرتے رہیں۔ (البقیہ ملاحظہ کریں صفحہ ۲)

۳۰ رجب ۱۴۰۹ ہجری — ۹ امان ۱۳۶۸ ہش — ۹ مارچ ۱۹۸۹ء

خطبہ جمعۃ المبارک

جب تک اس صدی کے آغاز سے پہلے ہم انتظامات مکمل نہ کر لیں، ہرگز بعید نہیں کہ خامیاں باقی رہ جائیں

جھوٹ اور تکبر اور استہزاء یہ ساری ایک اکٹھی پیدا ہوتی اور بڑھتی ہیں ان امور کی تفصیل آپ سے گفتگو کرنی ہوگی

خدا کرے کہ اکثر احمدی الیسے ہوں کہ سب نہیں تو اکثر گناہ وہ اس صدی کے دامن میں پیچھے چھوڑ جائیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ صلح (جنوری) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

احمدیت کی دوسری صدی شروع ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ باقی ہے۔ جہاں میں اس سے پہلے مسلسل بعض اخلاقی اور روحانی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں، آج کے خطبے میں میرا خیال ہے کہ انتظامی ذمہ داریوں کی طرف بھی کچھ توجہ دلاؤں کیونکہ عملاً جوں جوں اگلی صدی قریب آرہی ہے۔ بہت سے ایسے انتظامات ہیں جو ہمیں اس صدی کے آغاز سے پہلے کرنے ہیں کیونکہ جب ہم انشاء اللہ تعالیٰ نئی صدی میں داخل ہو جائیں گے تو اس وقت موقعہ کی، وقت کی ایسی ضرورتیں ہوں گی جو ہماری توجہات کو اُلجھا لیں گی اور

جب تک اس صدی کے آغاز سے پہلے

ہم انتظامات مکمل نہ کر لیں، ہرگز بعید نہیں کہ خامیاں باقی رہ جائیں۔ اپنی پوری کوشش کرنے کے بعد بھی یقیناً خامیاں باقی رہیں گی کیونکہ یہ بشریت کے لازمی تقاضے ہیں لیکن ایسی خامیاں جو کوشش کی حد تک سب کچھ کر گزرنے کے بعد رہ جاتی ہیں، ان کا علاج دُعا ہے اور ویسے تو

ہر بات کا علاج دُعا ہی ہے

لیکن اس صورت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دُعا کی قبولیت کی ضمانت بھی ہے یعنی ایسی دُعا جو انسان اپنی کوشش کو انتہاء تک پہنچانے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف مزید جھکتے ہوئے مانگتا ہے، اس کی قبولیت کے ان دُعاؤں کے مقابل پر بہت زیادہ امکانات ہیں جو دُعائیں بغیر کوشش اور بغیر محنت کے عدم توجہ کے بعد کی جاتی ہیں۔ آپ ایسے طالب علموں کو بھی جانتے ہوں گے جو سارا سال کچھ نہیں پڑھتے اور آخری دنوں میں پھر اس قدر دُعاؤں پر زور دیتے ہیں کہ جو وقت ان کو کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرنا چاہئے وہ سجدوں میں صرف کر دیتے ہیں اور خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خدا سے رحم کی توقع رکھتے ہیں۔ ہر چیز

[illegible]

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر [illegible]

کا ایک وقت ہوا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر ذمہ داری کے دائرے مقرر فرما رکھے ہیں۔ ان دائروں کے اندر رہتے ہوئے حد استطاعت تک ذمہ داریاں ادا کرنا انسان کا کام ہے پھر جو کمزوریاں باقی رہ جاتی ہیں، جو خلا رہ جاتے ہیں، اُن کو پُر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اور بندے کا کام نہیں ہے یعنی خدا کا کام وہاں بھی رہتا ہے جہاں بندے کا کام ہے۔ لیکن جہاں بندے کا کام ختم ہو جاتا ہے، وہاں سے جب خدا کا کام شروع ہوتا ہے تو تقدیر خاص جاری ہوتی ہے اور جب دعاؤں کے نتیجے میں جاری ہوتی ہے تو انسان کو اعجازی کام دکھاتی ہے تو اس لئے جہاں تک انسانی کوشش کا تعلق ہے، میں جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اُسے اپنی حد استطاعت تک پہنچا دیں۔ ان کناروں تک پہنچا دیں جن سے آگے خلق کی حد ختم ہو جاتی ہے اور خالق کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ پھر دُعائیں کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے کاموں میں کتنی برکت پڑتی ہے۔

جہاں تک صد سالہ جوبلی کے کاموں کی مختلف شقوں کا تعلق ہے۔ یہ تو بہت زیادہ ہیں اور میرے لئے ممکن نہیں ہو گا کہ ایک یا دو یا تین خطبوں میں بھی ان تمام شقوں کو بیان کر دوں۔ سارے پروگرام کو آپ کے سامنے از سر نو رکھوں جہاں تک جماعتوں کی انتظامیہ کا تعلق ہے، تمام دُنیا کے ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جن کی تعداد اب ۱۱۸ یا 119 ہو چکی ہے، تمام ہدایتیں جاری کر دی گئی ہیں اور ان کی یاد دہانیاں بھی جاری کی جا رہی ہیں لیکن ہمارے مختلف ممالک میں معاشروں کے اثرات کے نتیجے میں ردّ عمل مختلف ہوا کرتے ہیں۔ بعض ممالک کی جماعتوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی مستعدی کے جواب آتے ہیں۔

فوراً توجہ کرتے ہیں۔

فوراً حتی المقدور کارروائی کرتے ہیں، پھر اس کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔ بعضوں کی طرف سے ردّ عمل بہت ڈھیلا اور سُست رَو ہے۔ اس لئے آج جو اگلی صدی کو شروع ہونے میں دو مہینے کے قریب وقت باقی ہے، میں اُمید رکھتا ہوں کہ اِن سُست رَو جماعتوں تک بھی یہ بات پہنچ کر ان پر اثر انداز ہو جائے گی اور اب وہ مزید کوئی وقت بھی سستی میں ضائع نہیں کریں گے۔

ساری جماعت کو اس کام میں حصّہ لینا ہے لیکن جہاں تک میرا علم ہے ابھی تک تمام جماعت کو اس کی ذمہ داریوں سے ہر ملک کی منتظمہ نے مطلع نہیں کیا۔ چند روز ہوئے، امیر صاحب انگلستان تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے وہ ہدایت نامہ دکھایا جو انگلستان کے افراد جماعت کی راہنمائی کے لئے وہ جاری کرنے والے تھے اور مجھے خوشی ہوئی کہ ایک اچھا مثبت اقدام کیا گیا ہے۔ لیکن بہت سی ایسی باتیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں۔ محض تحریری طور پر اطلاع دینا کافی نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے ایسی جماعتوں میں جہاں عموماً تعلیم کا معیار بلند ہے مثلاً انگلستان ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

ذہنوں میں جلا پائی جاتی ہے۔

ایسی جماعتوں میں بھی سمجھانا ضروری ہے۔ ورنہ آپ خطوں کے ذریعے اور تحریروں کے ذریعے یہ ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ بعض باتیں تحریراً سمجھائی جائیں، پھر بُلا کر سمجھائی جائیں پھر جب دوبارہ پوچھا جاتا ہے تو پھر بھی خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اس بنیادی انسانی فطرت کو سمجھتے ہوئے طریق یہ تھا کہ جب ہدایات جاری فرماتے تھے تو ان ہدایات کو خود دہراتے تھے، پھر تیسری مرتبہ سمجھاتے تھے اس کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ اب مجھے یہ ہدایات دوبارہ سُناؤ تاکہ میں معلوم کروں کہ کس حد تک تم میری باتوں کو سمجھ سکے ہو۔

بچپن میں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری تربیت میں ایک بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اور وہ یہ تھا کہ روزمرّہ کی زندگی میں سبق دینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے واقعات سُنایا کرتے تھے اور ان سے ہمیں سبق دیتے تھے چنانچہ یہ بات بھی میں نے ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، بارہا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ بچوں کو کبھی سیر پر ساتھ لے گئے یا گھر میں ملاقات کے وقت تربیت کے اُمور سے متعلق چھوٹی چھوٹی باتیں شروع کر دیں لیکن

ہر بات میں حوالہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ

آلہٖ وسلم کا ہوا کرتا تھا۔

تو یہ بات جو میں نے اُن سے سیکھی ہے، یہ میں آج آپ کو سکھا رہا ہوں۔ اس طریق کو اپنائیں اور اس طریق کے مطابق اپنے بچوں کی بھی تربیت شروع کریں۔ ان کو بتائیں کہ کس صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ کونسا عیب تم میں پایا جاتا ہے، کونسی بد عادت ہے جو تم چھوڑ دو گے اور اس پہلو سے سب سے زیادہ جھوٹ پر زور دیں۔ یعنی جھوٹ کے دفع کرنے،

جھوٹ کے قلع وقمع کرنے پر۔

اب بچوں سے جب آپ پوچھیں گے تو شاید کوئی بچہ یہ تسلیم نہ کرے کہ میں جھوٹ بولتا ہوں اور جو بچے جھوٹ بولتے ہیں وہ تسلیم بھی کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ یہ جرأت سچے بچے کو ہوتی ہے کہ وہ اپنی کمزوری کو تسلیم کرے لیکن جب پیار سے آپ ان کو سمجھائیں گے تو ایسے مواقع پیش آئیں گے جہاں آپ اُن کو نمایاں طور پر بتا سکتے ہیں کہ اس لطیفے میں جو بات تم نے کہی ہے، یہ غلط ہے اور یہ جھوٹ کی قسم ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی تم جھوٹ سمجھتے ہوئے یہ عہد کر لو کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے میں اس بد عادت کو ترک کر دوں گا۔

جھوٹ پر آپ جتنا غور کریں گے، آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کی بے شمار قسمیں ہیں اور بہت سے سچے آدمی بھی جھوٹ کی بعض قسموں کے ساتھ زندہ رہتے ہیں اور اُن کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اپنی زندگی کے بعض دائروں میں وہ جھوٹے ہیں۔ لطیفہ سُنانے وقت یعنی ایسا لطیفہ جو واقعات پر مبنی ہو، اس کی زیبائش کے لئے جو مبالغہ آرائی کرتے ہیں وہ جھوٹ ہوا کرتا ہے۔ اگر لطیفہ فرضی ہو تو اس میں جھوٹ کا کوئی سوال ہی نہیں لیکن کسی شخص کے متعلق یہ واقعہ بیان کرنا کہ اس نے یہ بات کہی تھی اور اس میں زیب داستان کی خاطر اپنی طرف سے باتیں گھڑ کر داخل کر لینا بعض اوقات جھوٹ ہی نہیں بلکہ

اپنے بھائی کی تحقیر کا موجب بن جاتا ہے

اور ایک بدی نہیں بلکہ دو بدیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ اگر شروع سے ہی اس عادت کو روکا نہ جائے تو بچوں میں یہ عادت بڑھتے بڑھتے بڑی بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہے۔

جھوٹ اور تکبر اور استہزاء

یہ ساری چیزیں اکٹھی پیدا ہوتی اور بڑھتی اور پنپتی ہیں تو اس لئے ان امور پر تفصیل سے آپ کو نظر ڈالنی ہوگی اور بچوں کی تربیت میں ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو سمجھانا ہوگا کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی تھی کہ اگر تم نے ایک ہی بدی چھوڑنی ہے تو جھوٹ کو چھوڑ دو اور پھر وہ مثال آپ بیان کر سکتے ہیں کہ کس طرح رفتہ رفتہ پھر اس کی ساری بدیاں ترک ہو گئیں اور جھوٹ چھوڑنے کے نتیجے میں وہ دوسری بدیاں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔ اسی لئے قرآن کریم نے شرک کی نجاست کے ساتھ جھوٹ کی مثال بیان فرمائی ہے اور اکٹھا بیان کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ

جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے

اس جڑ کو تلف کر دیں تو ضروری نہیں کہ ایک دم سارا درخت زمین پر آگرے۔ لیکن رفتہ رفتہ آپ دیکھیں گے کہ جس طرح درختوں کی جڑیں بیمار ہو جاتی ہیں اور مر جاتی ہیں تو پہلے پتوں پر پھر شاخوں پر پھر پھوٹنے والی کونپلوں پر ان کے اثر ظاہر ہونے شروع ہوتے ہیں اور بعض دفعہ بعض درخت کئی کئی مہینے میں مرتے ہیں اور زمیندار بیچارے کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بعد میں جب کبھی وہ زور سے تنے کو ہلاتے تو سارا تنا ہی ہاتھ میں آجاتا ہے اس کی جڑیں کھائی گئی ہوتی ہیں تو جھوٹ کی جڑوں کے ساتھ یہ سلوک کریں کیونکہ جھوٹ کی جڑیں سب بدیوں کی جڑیں ہیں۔ اور جب آپ اس بدی کو اپنی سوسائٹی سے نکال کے باہر پھینک دیں گے، اکھیڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک نتائج فوراً نہ بھی ہوں تو رفتہ رفتہ بالآخر ضرور ظاہر ہوں گے۔

اسی طرح بچوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریریں پڑھانے کی طرف متوجہ ہوں مثلاً الفضل میں ہر روز جو اقتباسات شائع ہوتے ہیں۔ وہ ادارہ کی طرف سے بڑی محنت کے بعد منتخب کئے جاتے ہیں اور بہت ہی پُر اثر ہیں اور وقت کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کا جو اثر پڑ سکتا ہے وہ

آپ کی لاکھ تقریریں پیدا نہیں کر سکتیں

اس لئے بچوں کو ان اقتباسات کی طرف متوجہ کریں۔ ہمارے یہاں مغربی دُنیا میں اور اسی طرح افریقہ میں اور مشرق کے ممالک میں بہت سے احمدی ہیں بلکہ اکثر احمدی ہیں جو اُردو نہیں پڑھ سکتے تو انتظامیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ کم سے کم ان اقتباسات کے تراجم فوری طور پر تمام جماعت کو مہیا کر دیئے جایا کریں۔ اور یہ جو بقیہ دو مہینے ہیں ان میں یہ اقتباسات ہی حیرت انگیز روحانی اور پاکیزہ انقلابی تبدیلی پیدا کر دیں گے تو ان کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جماعتیں باقاعدہ ان سے تراجم کرائیں اور پھر ان کو مشتہر کریں۔ اتنے بڑے کام ہیں۔ اتنی اس میں محنت کرنی پڑتی ہے۔ اتنی احتیاط کرنی پڑتی ہے پھر بھی ایسی غلطیاں رہ جاتی ہیں کہ بعض لوگوں کے لئے وہ طعن آمیزی کا موجب بنتی ہیں۔ اس لئے وہ کام اپنے وقت پر ہوں گے۔ بڑی توجہ کی جا رہی ہے۔ مترجمین تیار کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ کام رفتہ رفتہ مختلف زبانوں میں پھیل رہا ہے۔ لیکن اس کا انتظار نہ کریں جو سرسری ترجمے ہیں وہ کوئی ایسی بات نہیں ہوا کرتے جن پر باقاعدہ ایکشن لئے جائیں اور جواب طلبیاں ہوں۔ وہ تو صرف پیغام دوسرے تک پہنچانے کی ایک کوشش ہے۔ اس پہلو سے ان کے تراجم کر کے خواہ اگر چھپوانے کا یا نقلیں کرنے کا سامان مہیا نہیں ہے تو

کیسٹ ریکارڈر اب ہر جماعت میں موجود ہیں

ان میں ان کو بھر کر بچوں کو سنا دیا کریں۔

یہ تو انتظامی امور سے بات شروع ہوئی تھی اور ایک ضروری دوسری بات کی طرف توجہ پھر گئی۔ اپنی ذات میں یہ بہت ضروری بات تھی لیکن بات اس طرح شروع ہوئی کہ جو بات سمجھائی جائے اسے دہرائیں اور پھر سنیں۔ اسی طرح ذمہ داریوں کی تقسیم کے وقت آپ سب نے دُنیا کی ہر جماعت نے کام کرنا ہے۔ ذمہ داریاں تقسیم کریں کیونکہ ایک یا دو اشخاص کے پاس یا مجلس عاملہ کے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے کہ

صد سالہ جوبلی کی ساری ذمہ داریاں

ادا کر سکے۔ کام کو بہت پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ بعید نہیں کہ بعض جگہ ساری جماعت ہی کسی نہ کسی پہلو سے کام کی ذمہ دار ہو یعنی چند گروہ کسی کام کی طرف توجہ دے رہے ہیں چند اور گروہ کسی اور کام کی طرف گویا ٹولیوں میں آپ کو منتظمین بانٹنے پڑیں گے۔ اور اس کے لئے وقت تو اتنا تھوڑا رہ گیا ہے کہ ابھی تک اگر آپ پہلی ہدایتوں پر عمل نہیں کر رہے تو خطبہ سنتے ہی فوراً اس کام پر بیٹھ جائیں اور تقسیم کار کریں۔ پھر ان سب کو جن کے سپرد کام کیا جاتا ہے تحریری اطلاع صرف نہ کریں بلکہ ان کو بلائیں یا ان تک پہنچیں۔ ان کو بات سمجھائیں۔ ان کو کام کرنے کا سلیقہ سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح ہم نے کام کرنا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بہت سے کام ہم یہاں کر رہے ہیں

آپ کو اپنے گناہوں کے شعور کو بیدار کرنا پڑے گا۔
(ارشاد حضور ایدہ اللہ)
پبلشرز:- گلوب ایکسپورٹ رہبر میڈیو فیکچررس ۱/۲۵ رابندر سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون 27-9111
گرام GLOBEXPORT

اور باقاعدہ کام کے نمونے بنا کر جماعتوں تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ مثلاً۔ سب سے اہم کام آئندہ سال کتابوں کی اور لٹریچر کی نمائش ہے۔ اور اسی طرح تصویری نمائش ہے۔ اس کام کے لئے تمام دنیا کی جماعتوں میں ایک فلم تیار کر کے بھجوائی گئی ہے کہ ہم نے اس کام کو مرکز میں کیسے کیا ہے اور ہر تصویر جو دکھائی گئی ہے، ہدایت میری یہی تھی اور یہی مجھے انہوں نے بتایا ہے کہ اس ہدایت پر عمل ہوا ہے کہ اس تصویر پر ساتھ تشریح کریں کہ یہ کام اتنا وقت لیتا ہے۔ اس طریق پر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے مختلف نسخوں کو ہم نے اس طریق پر سجایا ہے۔ اقتباسات قرآن کریم کے اس طرح ہم نے رکھے ہیں اور زبانوں کے اوپر ان کے لیبل کس طرح لگائے گئے ہیں۔ غرض یہ کہ بہت تفصیلی ہدایات پر مشتمل ایک ویڈیو تیار کر کے تمام ممالک کو بھجوائی گئی ہے۔ ہمارے مرکزی نمائش سیل کے جو سیکرٹری ہیں۔

مشتاق احمد صاحب شائق۔

وہ آج کل بڑی محنت سے تصویروں کی نمائش، چارٹس کی نمائش، گرافس جو بنائے گئے ہیں ان کی نمائش، ان سب کاموں پر محنت کر رہے ہیں اور تقریباً یہ کام مکمل ہو چکا ہے تو امید ہے کہ کچھ حصہ تو یہ غالباً بھجوا چکے ہیں اور ایک بڑا حصہ جو باقی ہے وہ انشاء اللہ جلد جماعتوں تک پہنچ جائے گا۔ اور انہوں نے بھی صرف ہدایتیں دینے پر انحصار نہیں کیا بلکہ اگر یہ بتایا ہے کہ جدید ملکوں میں جس طرح لائبریریوں میں یا RECEPTIONS میں تصویروں کی نمائش کی جاتی ہے۔ درمیان میں گھومنے والا کچھ فرنیچر ہوتا ہے، جس کا نام مجھے پتہ نہیں کہ کیا کہلاتا ہے۔ لیکن وہ ــــ ایک ایسا آلہ ہے جس کے اردگرد تصویریں کارڈوں کے اوپر لگا دی جاتی ہیں جو بڑے بڑے کارڈز ہوتے ہیں، اور ان کو گھما کر آپ جس طرح چاہیں جو تصویر چاہیں مزے سے دیکھیں۔ جتنا چاہیں اس پر وقت لگائیں۔ وہ تصویریں اگر دیوار پر لمبی لگائی جائیں تو بہت زیادہ جگہ گھیریں گی لیکن اگر عین مرکز میں، جس طرح ہمارے تولیہ لٹکانے والی چیزیں ہوا کرتی تھیں کسی زمانے میں، یا RECEPTION HALL میں ہیٹ لٹکانے کے لئے انگلستان میں رواج ہوا کرتا تھا، اس قسم کی چیز ہے۔ لیکن اس میں ذرا فرق ہے۔ یعنی اس میں گھومنے والے تختے سے لگے ہوتے ہیں تو ان تختوں پر کس طرح تصویریں سجائی ہیں، اس کے نمونے بنا کر یہ جماعتوں کو بھجوائیں گے جو آج کل میں ایک دو دن کے اندر میرا خیال ہے کہ یہ کام مکمل ہو جائے گا تو انتظامیہ کا جہاں تک تعلق ہے۔ پوری ہدایات یا پہنچا دی گئی ہیں بعض حصوں میں یا پہنچائی جا رہی ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ کام فروری کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ بہت سی بنی بنائی چیزیں جماعتوں کو مہیا ہو جائیں گی۔ اب ان کو لگانا کہاں ہے۔ کس طرح سلیقے سے لگانا ہے۔ ان کی حفاظت کا کیا انتظام کرنا ہے۔ کون منتظم وہاں کیا فرائض سرانجام دیں گے۔ کس طرح ان نمائشوں میں احباب کو دعوت دی جائے گی۔ یہ سارے تفصیلی کام ہیں جو بہت ہی محنت طلب ہیں اور یہ چیزیں پہنچنے سے پہلے ان کی تیاریاں ہونی ضروری ہیں۔

کچھ کام جو ۲۳ مارچ کے روز یا اس کے بعد شروع ہونگے

ان کے لئے بھی پہلے تیاری کریں مثلاً یہ جو نمائشیں ہیں یہ بڑے ممالک میں اگر صرف ایک نمائش ایک شہر میں لگائی جائے تو کافی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ابھی سے ایسے انتظام کرنے ہوں گے کہ کچھ عرصہ ایک شہر میں نمائش لگے پھر وہاں سے سمیٹ کر کسی اور شہر میں جہاں ہال یا سکول کی عمارت میں بعض جگہیں کرائے پر لی جا سکتی ہیں یا احمدیہ ہاسپٹلز یا احمدیہ سکولز میں جگہیں مقرر کی جا سکتی ہیں، ان میں منتقل کیا جائے اور پھر ایسا فرنیچر کم سے کم وہاں ضرور مہیا کیا جائے جو ایسی نمائشوں کے لئے ضروری ہوگا۔ پھر ایسے ماہرین تیار کئے جائیں جو دوران سال نمائش کے ساتھ گھومیں۔ اب ایسے ماہرین تیار کرنے کوئی معمولی بات نہیں کیونکہ بہت سے ایسے احمدی احباب ہیں جو چند دن کا وقت تو دے سکتے ہیں، سارا سال کا وقت نہیں دے سکتے۔ اس لئے جب آپ بیٹھ کر تفصیل سے اس چھوٹے سے کام پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بڑی محنت سے مختلف شہروں سے مختلف قسم کے بڑی عمر کے، چھوٹی عمر کے احمدی مخلصین بلوانے پڑیں گے، ان سے وقت طے کرنا ہوگا کہ تمہارے شہر میں کب یہ نمائش پہنچے اور اس عرصے کے لئے تمہارے شہر کے کتنے نمائندے ہیں جو ہمارے پاس آکر کام سیکھیں گے اور مرکزی نمائش میں آکر وہ دیکھیں گے کہ کس طرح کام چلایا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے بھی بڑا وقت چاہیئے اور محنت چاہیئے تو انتظامی پہلوؤں سے مجھے فکر پیدا ہو رہا ہے کہ جس قسم کی توجہ کی ضرورت تھی، ابھی تک پوری توجہ نہیں دی گئی۔

علاوہ ازیں نمائش کے سلسلے میں ہی

ہر احمدی کو ابھی سے اپنے دوستوں

کو ذہنی طور پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کی ایک عالمگیر نمائش ہونے والی ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ تمہارے لئے دلچسپی کا اور علم میں اضافے کا موجب بنے گی، تم ہمارے ساتھ چلنا اور ان کے ساتھ وقت طے کریں اور اپنا پروگرام سال بھر کا بنائیں کہ کتنی دفعہ آپ کتنے دوستوں کو لے کر ایسی نمائشوں میں پہنچ سکتے ہیں تاکہ کروڑہا بندگانِ خدا ایسے ہوں کہ جن تک احمدیت کا پیغام تصویروں کی زبان میں اور چارٹس کی زبان میں اور دوسرے ایسے انداز میں پہنچے جو انسانی فطرت پر زیادہ گہرا اثر کرتا ہے۔ وہاں ویڈیوز بھی چلائی جا رہی ہوں گی مختلف قسم کی، وہاں سلائیڈز بھی دکھائی جا رہی ہوں گی۔ وہاں دلچسپی کا مختلف لٹریچر بھی موجود ہوگا، جو مفت بھی ہوگا، قیمتاً دینے کے لئے بھی ہوگا۔ غرضیکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کوئی بھی اس نمائش میں جائے گا اس پر اس کا انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی گہرا اثر پڑے گا۔

ماریشس میں جماعت نے ریہرسل کے طور پر ایک جگہ ایسی نمائش لگائی اور یہ جماعت ماریشس کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔

ماریشس کی جماعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر مستعد ہے اور جب کوئی ہدایت دی جاتی ہے فوری طور پر جماعت اس میں ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہے۔ یعنی اس کی تعمیل میں۔ چنانچہ یہ بڑا ہی عمدہ خیال تھا کہ ہم پہلے ریہرسل تو کر کے دیکھیں کہ یہ نمائش کیسی ہوگی۔ باوجود اس کے کہ اس نمائش کا جو اس سال کے لئے لگانی مقصود ہے شاید دسواں حصہ بھی ان کے پاس موجود نہ تھا یعنی ان اشیاء کا، ان کتب کا، ان چارٹس کا، ان تصاویر کا بلکہ میرا خیال ہے کہ پانچواں حصہ بھی نہیں ہوگا لیکن اس کے باوجود انہوں نے ایک ممبر سے اجازت لے کر ٹاؤن ہال میں یہ نمائش لگائی جب میں وہاں گیا اور ایک موقع پر جب اس علاقے کے معززین کی دعوت کی گئی تھی تو وہاں بہت سے لوگوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں کہ

جماعت احمدیہ کتنے عظیم کام کر رہی ہے

ایک میئر سے ملاقات کے لئے گیا تو اس میئر نے بھی کہا کہ میں نے تو وہ نمائش دیکھی، تو مجھے پہلی دفعہ پتہ لگا کہ آپ کی جماعت ہے کیا چیز؟ مستقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ کس طرح اعزازی خدمت کے طور پر طوعی، والنٹیرز کی خدمت کے طور پر آپ نے کتنے عظیم الشان کام کئے ہوئے ہیں۔ ایسی نمائشوں میں ہمارے پرانے زمانے سے لے کر اب تک کے وقار عمل کی تصویریں بھی ہوں گی۔ کس طرح بڑے چھوٹے مل کر مسجدیں بنا رہے ہیں۔ مخلوقِ خدا کی خدمت کے، رفاہِ عامہ کے کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے لے کر آج تک کے زمانے کی احمدیہ تاریخ تصویری زبان میں دہرائی جائے گی۔ شہداء کی تصویریں ہوں گی۔ مظالم کی مختلف صورتوں کی تصویریں ہوں گی۔ اتنی دلچسپ نمائش ہے اور اتنی وسیع ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے نمونے بھی جب کوئی دیکھتا ہے تو غیر معمولی طور پر متأثر ہوتا ہے۔ جس رنگ میں ہم نے احمدیت پر مظالم کو تصویری زبان میں گزشتہ جلسہ سالانہ پر یہاں دکھایا تھا، وہ تو ابھی ایک چھوٹی سی شکل تھی اب ہم اس کو مکمل کر کے زیادہ وسیع صورت میں دنیا میں پیش کرنے والے ہیں۔ انشاء اللہ۔

اس نمائش سے جو لوگ گذرے، کچھ مقامی انگریز تھے کچھ باہر کے دوسرے آنے والے تھے، ان کے متعلق پتہ چلا کہ ہنستے ہنستے داخل ہوتے تھے اور روتے روتے نکلتے تھے اور بعض نے ایسے زبردست اس پر تأثرات لکھے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے، یہ باتیں ہمیں بھی پہنچتی تھیں کبھی ریڈیو پہ کبھی اخبارات میں، لیکن جو تصویریں ہم نے آنکھوں سے دیکھی ہیں، اس کا جو دل پر گہرا اثر پڑا ہے اس کو ہم فراموش نہیں کر سکتے۔ تو جماعت احمدیہ کی جو قربانیاں ہیں ان کی جزاء تو خدا دے گا لیکن حصولِ جزاء کے لئے کچھ طریقے بھی تو اختیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی آخرت کی جزاء تو آخرت میں ملے گی۔ دنیا میں بھی اگر ہم کچھ کوشش کریں تو اللہ تعالےٰ اس کی روحانی جزاء ہمیں یہاں بھی عطا فرمائیگا۔ اور ان شہداء کے خون کے ہر قطرے کی قیمت ہم وصول کریں گے اس مقدس خون کا ایک قطرہ ضائع نہیں جانے دیں گے۔

ایک ایک خراش جو اسیرانِ راہِ مولا کو آئی ہے، اس خراش سے ہم ملکوں ملکوں میں پھول کھلائیں گے۔ ان کی قربانیوں کی تحریریں ہیں جن سے اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ایسی تصویریں ابھری ہیں جو تمام دنیا میں حیرت انگیز طور پر لوگوں کے دلوں میں روحانیت کے چمن کھلانے والی ہیں۔

اس لئے اس کی طرف جس طرح ہم توجہ کر رہے ہیں، اگر جماعتیں اس سے استفادے کے لئے تیاری کر لیں تو وہ دیکھ کر حیران ہو جائیں گی کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کا کتنا گہرا اثر اور کتنا وسیع اثر پڑتا ہے اور کس طرح دشمن دوستوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے جن دوستوں کو آپ نے بلانا ہے، ان میں دشمنوں کو بھی شامل کریں۔ جب میں لفظ "دوست" استعمال کرتا ہوں تو میری مراد عام محاورے میں دوست یعنی عام انسان ہیں۔ یہ نہ کریں کہ دشمنوں کو محروم رکھیں۔ جو شدید معاندین ہیں اگر وہ بھی تیار ہوں، سوائے اس کے کہ اس کے بعد بعض ملکوں میں ان سے شرارت کا اور فتنہ کا خطرہ ہو۔ وہاں مومن والی فراست سے کام لیتے ہوئے ایسے لوگوں کو نہ بلائیں بلکہ ہوا بھی نہ لگنے دیں ان کو کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن جن ممالک میں ضمیر کی آزادی ہے وہاں شدید سے شدید دشمن کو بھی بلوائیں اور اس کو دکھائیں تو سہی کہ ہو کیا رہا ہے؟

احمدیت ہے کیا چیز؟

وہ جو آنکھوں سے دیکھنے کا اثر پڑتا ہے وہ سنی سنائی باتوں کا اثر نہیں پڑا کرتا اور نہ وہ بات کتابیں پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے اگلی صدی کے لئے بہت ہی عظیم زادِ راہ آپ کے لئے تیار ہے۔ اس کو اس ساری صدی میں استعمال کرنا یہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت پر منحصر ہے اور اس کا آغاز ان نمائشوں کے ذریعے ہوگا تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان نمائشوں میں جب آپ ان ذرائع کو اختیار کریں گے تو سال کے اختتام سے پہلے پہلے خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی جھولیوں میں کثرت سے روحانی پھل گرنے شروع ہو جائیں گے۔

نمائشوں کو سارا سال مؤثر بنانے کی خاطر ایک طریق یہ بھی اختیار کیا جائے کہ مختلف معززین کے دن بنائے جائیں اور ان معززین کے نام پر اس دن نمائش ہو۔ ان کا اس دن خاص احترام کیا جائے، ان کی تصویریں کھینچی جائیں۔ اخباروں کے نمائندوں کو اطلاع دی جائے۔ ٹیلی ویژن اگر ہے اور ریڈیو ہے تو ریڈیو کے اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں کو اطلاع کی جائے اور ہفتے میں ایک دن یا جماعت جہاں زیادہ دن منا سکتی ہے تو بڑے بڑے معززین کو وہاں ان کے نام کے دنوں میں بلائیں یہ دنیا دار لوگ ہیں۔ ان میں بڑے بڑے شریف بھی ہیں مگر دنیا دار ہیں اور جب تک نام و نمود ساتھ شامل نہ ہو یہ ایسے مواقع پر جو خالصۃً مذہبی مواقع ہیں زیادہ توجہ نہیں کیا کرتے۔ تو اگر ان کی خاطر ان کو بلایا جائے کہ آپ معزز ہیں۔ آپ ہمارے باعثِ عزت

باعثِ صد احترام مہمان ہیں

تو پھر یہ ضرور وقت نکال لیا کرتے ہیں تو اس طرح یہ نمائشیں ساری دنیا کے ان ممالک میں جہاں احمدی انشاء اللہ تعالےٰ ان نمائشوں کو دکھائیں گے سارا سال اثر پیدا کریں گی اور نیوز میڈیا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

سکے لئے یعنی جو پیغام رسانی کے وسائل ہیں ان کے لئے ان شخصیتوں کی وجہ سے دلچسپی کا سامان رہے گا۔ آپ کی وجہ سے وہ توجہ نہیں کریں گے لیکن آنے والے کی وجہ سے وہ توجہ کریں گے تو امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ اور بھی لوگ آئیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے حق میں خیالات تبدیل ہوں گے، رائیں تبدیل ہوں گی اور ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوگا۔

اب جہاں تک لٹریچر کی ترسیل کا تعلق ہے، اس سلسلے میں بھی بہت سے خلاء دکھائی دے رہے ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۵۰ سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم پیش کئے جائیں گے۔ ان تراجم کو آگے احباب تک پہنچانا اور اس کے نتیجے میں ہمیں جو خرچ شدہ رقم واپس ملتی ہے، اسے پھر آئندہ نئے قرآن کریم شائع کرنے کے لئے استعمال کرنا یہ ایسا کام ہے جس کے نتیجے میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم دنیا میں پھیلنے شروع ہو جائیں گے یہ بڑا محنت کا کام ہے۔ جن تراجم کو ہم نے شائع کیا ہے ان کے نکاس کی رفتار ابھی تک تھوڑی ہے لیکن جہاں حکمت کے ساتھ بعض احباب جماعت نے دلچسپی لی ہے وہاں ایسی جگہوں میں جہاں پہلے خیال تھا کہ یہاں قرآن کریم کا نکاس نہیں ہو سکتا بڑی تیزی سے نکاس شروع ہو گیا ہے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ یہ خود اپنی جگہ بناتی ہے اور اگر انسان غفلت نہ کرے تو اس کتاب کے پھیلاؤ کو اس کی اشاعت کو روکا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ان زبانوں میں جہاں بھی پڑھنے والے موجود ہیں۔ ان سے متعلق جماعتوں کو تیاری کرنی چاہئیے کہ وہ کس طرح قرآن کریم کو جلد از جلد شائع کر دیں گے اور اس کے نتیجے میں پھر جو رقم حاصل ہوگی پھر مزید لیجئے پھر مزید لیجئے، اس طرح پرنٹ کے بعد پرنٹ نکلنے شروع ہو جائیں گے۔ ایک اور شکل یہ بھی ہوگی کہ اس کے نتیجہ میں جو رقم ملے گی، اس سے ہم مزید زبانوں میں بھی ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

میرے ذہن میں تو یہ نقشہ تھا جب میں نے تحریک کی تھی کہ جن خاندانوں یا جن جماعتوں کی طرف سے یہ قرآن کریم شائع کئے جا رہے ہیں، ہمیشہ کے لئے ان کے لئے ایک صدقۂ جاریہ بن جائے اور قرآن کریم کی جو آمد ہو کسی اور مصرف پر خرچ نہ ہو۔ اسی سے پھر مزید قرآن کریم، پھر مزید شائع ہوتے چلے جائیں۔ اگر مزید زبانوں کے لئے اس عرصہ میں مزید خاندان یا مزید جماعتیں تیار نہ ہوئیں تو پھر اسی رقم کو بعض مزید زبانوں کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ امید رکھتا ہوں کہ اتنی رقم ضرور انشاء اللہ بچنی شروع ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی عظیم الشان کام ہو چکا ہے۔ اس کام سے اس کے شایان شان عظیم الشان نتائج حاصل کرنا یہ جماعت کا کام ہے۔ اس کے لئے ذہنی طور پر اور عملی طور پر تیار رہیں۔

ترسیل و اشاعت کے سلسلے میں دوسری بات یہ ہے کہ جو اقتباسات قرآن کریم سے یا احادیث سے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے لے کر شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان کا اکثر حصہ ہدیۃً پیش ہوگا اور جن زبانوں میں وہ اقتباسات شائع کئے جا رہے ہیں وہ بعض ایسی ہیں جو مختلف ممالک میں بولی جاتی ہیں۔ اس لئے جس جس ملک میں اس زبان میں جتنے اقتباسات کی ضرورت ہے وہ نوٹ کر لیں، کئی دفعہ لکھا گیا ہے لیکن ابھی ممالک نے مستعدی سے جواب دیا لیکن بہت سے ایسے ممالک ہیں جنہوں نے آج تک یہ تکلیف بھی نہیں کی کہ اپنی ضرورت کو معین کریں اور عجیب بات ہے کہ ان میں اللہ کے فضل سے بڑے بڑے مستعد بھی ہیں بڑی مخلص جماعتیں

بعض میں جہاں ہم نے یہ سستی دیکھی ہے حالانکہ باقی کاموں میں وہ مستعد ہیں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ انسانی فطرت جو ہے بڑی وسیع چیز ہے، اس کے بعض شعبوں پر روشنی ہوتی ہے، بعض شعبوں پر سایہ ہوتا ہے۔

بعض جگہ سے جمود ختم ہو گیا ہے

بعض جگہ جمود طاری ہے تو سستیوں کا بھی یہی حال ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگ زندگی کے بعض شعبوں میں مستعد ہو چکے ہیں۔ بعض دوسروں میں سست ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر اس طرح کا حرف تو نہیں کہ گویا انہوں نے بالکل عدم اطاعت کی ہے یا تعاون نہیں کیا لیکن میں متوجہ ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اتنا اہم کام ہے۔ اس سے غفلت اچھی نہیں ہے۔ اب جلد از جلد تعیین کریں کہ آپ کو کتنی ضرورت ہے۔ ہم نے خود آپ کی ضرورت کو اندازاً متعین کیا ہے۔ اس لئے ہم اب آپ کے جواب کا انتظار نہیں کریں گے۔ آپ کو ہم ضرور کتابیں بھجوائیں گے لیکن ہو سکتا ہے وہ آپ کی ضرورت سے کم ہوں اور یہ ضرورت معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ پہلے اس کی تقسیم کا انتظام کریں۔ یہ جواب نہیں چاہئیے کہ امیر کو چٹھی ملتی ہے تو وہ اسی وقت لکھ کر بھیج دے کہ جی! ہمیں پانچ ہزار بھیج دیں۔ اس قسم کی چٹھیوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں پڑتا نہ عقلاً پڑنا چاہئیے کیونکہ وہ چٹھی دیکھتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ انہوں نے کیا حرکت کی ہے۔ چٹھی اس قسم کی چاہئیے کہ ہم نے جائزہ لیا ہے۔ اتنا بڑا علاقہ ہے، اس کی تقسیم کی جماعت میں اتنی استطاعت موجود ہے۔ دستی تقسیم کے لئے اتنے کارکنان مہیا ہوں گے اور وہ اتنی دیر میں اتنے گھروں تک یہ کتاب پہنچا سکتے ہیں اور ڈاک کے ذریعے تقسیم کا انتظام اتنا خرچ چاہتا ہے۔ اتنا خرچ ہی POSTING پر ہوگا اور اتنے احمدی دوست تیار ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اتنی اتنی کتب اس عرصے میں POST کر دیں گے۔ اس طرح کام ہوگا تو پھر تسلی ہوگی۔ پھر ہمیں یہ سمجھ آئے گی کہ ہاں واقعی آپ نے معنی خیز کام کیا ہے ورنہ خالی ایسے جواب تو کئی آ چکے ہیں کہ جی! ہمیں آپ دس ہزار بھیج دیں، بیس ہزار بھیج دیں، بالکل بے معنی بات ہے کیوں بھیج دیں جب تک یہ یقین نہ ہو کہ آپ اس کو تقسیم کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور سارا انتظام مکمل ہے، اس وقت تک آپ کا اخلاقی حق نہیں ہے کہ جواب دے کر اپنی ذمہ داری کو ٹلانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلے میں بعض جگہ بڑا اچھا کام شروع ہو گیا ہے لیکن وہ بھی اس وقت شروع ہوا جب میں نے نمائندہ بھیجا اور ان کو سمجھایا۔ مثلاً

منیر الدین صاحب شمس

نے کوئی دو تین ماہ پہلے ہندوستان کا دورہ کیا۔ تمام علاقوں میں وہاں خود پہنچے۔ مبلغین کو بلایا، ان کو سمجھایا، پھر وہاں انتظامات مکمل کئے، تنظیم کار مکمل کی، وہ ہندوستان جہاں اس سے پہلے مہینوں میں جواب نہیں آیا کرتے تھے، وہاں اب ایسا مستعد انتظام جاری ہو گیا ہے کہ جس طرح شعاعیں پڑ کر واپس منعکس ہوتی ہیں۔ اس طرح خط ملتے ہی ان جماعتوں کی طرف سے جواب آ رہے ہیں اور خوشخبریوں کی خبریں مل رہی ہیں کہ خدا کے فضل سے اب ہم انتظام مکمل کرکے تیار بیٹھے ہیں اور یہ یہ کام ہو گیا ہے۔ تو اس لئے سمجھانے کی بڑی ضرورت ہے۔ بعض علاقوں میں تو ہم یہ مرکزی نمائندے بھجوا سکے ہیں لیکن بعض

علاقوں میں نہیں بھجوا سکے لیکن وہاں یہ طریق کار طے ہوا تھا کہ جن ممالک کے سپرد بعض ممالک کئے گئے ہیں وہ خود اپنے نمائندے وہاں بھجوا کر ان کو سمجھائیں گے۔ اس ضمن میں مجھے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی یعنی تسلی بخش رپورٹ نہیں ملی۔

مثلاً انگلستان ہے۔

اگر انگلستان کے سپرد بعض چھوٹے ممالک تھے تو ان کا فرض تھا کہ وہاں اپنے نمائندے بھیجیں۔ وہ نہ صرف سمجھائیں بلکہ اپنے سامنے کچھ نمونے تیار کروا کے آئیں۔ اگر تسلی ہو کہ بالغ نظری سے کام ہو رہا ہے۔ مومن کی شان یہ تو نہیں کہ گلے سے کام اُتار دے، مومن کی شان تو یہ ہے کہ گلے سے کام نہ اُترنے دے جب تک تسلی نہ ہو جائے کہ یہ کام صحیح طریق پر جاری ہو چکا ہے۔ اس لئے ان سب امور میں جہاں جہاں خلا ہے ان پر نظر ڈالیں۔ جہاں جہاں خلا مجھے نظر آتا ہے اسی وقت ان کو چٹھی لکھ کر متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ساری دنیا کے ان پھیلے ہوئے ممالک میں تفصیل سے انسانی نظر نہیں پہنچ سکتی لیکن جو قریب ہیں، ان کی نظر زیادہ آسانی سے تفاصیل تک پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے امراء اور صدران اور دوسرے منتظمین جو قریب کی دنیا میں اپنے خلا دیکھتے ہیں، ان کو بھرنے کی بھی کوشش کریں اور اپنے اعلیٰ افسران کو بھی ان سے مطلع کریں اور مجھے بھی مطلع کرنا شروع کر دیں کہ ہم نے اس اس پہلو سے یہ انتظامی خلا دیکھا ہے تاکہ میں بھی ان کو مزید متوجہ کر دوں۔

جہاں تک اصولی ہدایتوں کا تعلق ہے یہ مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں، تفصیلی کام کا تو میں نے بیان کیا تھا کہ وقت ہی نہیں ہے۔ اس کی روشنی میں پھر آپ اپنے کام کو بڑھائیں اور پھیلائیں اور ہر شعبے میں اسی طریق پر طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل کے سہارے دعائیں مانگتے ہوئے اپنے خلاؤں کو بھرنے کی کوشش کریں اور خوب تیار ہو جائیں۔ جس دن ہم اگلی صدی میں داخل ہوں، اس دن سے پہلے پہلے انتظامی لحاظ سے ہم پوری طرح تیار ہو چکے ہوں پھر کام میں سر دھننے کا وقت ہوگا۔ "سر دھننا" تو غلط استعمال ہے محاورے کا مطلب ہے کہ سر پھینک کر، بگٹٹ دوڑا جاتا ہے جس طرح، اس طرح سر پھینک کر آپ کام میں پھر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کر دیں۔

اس ضمن میں میں چندوں کے بقایوں کے متعلق بھی یاد دہانی کراتا ہوں۔

صد سالہ جوبلی کے چندوں کی وصولی کی تاریخ میں بڑھاتا

رہا تاکہ جو کمزور ہیں ان کو بھی موقعہ ملتا رہے یہاں تک کہ میں نے جہاں تک مجھے یاد ہے ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر کی تھی کہ اس وقت تک آپ سب بقایا ادا کر دیں لیکن میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ کوشش کے باوجود بھی اس وقت تک بقایا ادا نہیں کر سکے ـــــ بعضوں نے مجھے لکھنا شروع کیا ہے کہ ہمیں محرومی کا شدید احساس پیدا ہو رہا ہے، اس لئے ہمیں ایک سال کی اور مہلت دے دیں۔ تو یہ کوئی ایسی مہلتیں تو نہیں ہیں کہ جو آخری حرف بن چکی ہوں کیونکہ نیکی کے کام میں جب وقت مقرر کئے جاتے ہیں تو صرف یہ مراد ہوتی ہے کہ تحریک ہو، تحریک ہو۔ جو سبقت لے جانے والے ہیں ان کی توجہ ہو اور وہ سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ جو

پیچھے رہنے والے ہیں اُن کو سانس لینے کا موقعہ دیا جاتا ہے تو اب پھر میں

ایک سال مزید اضافہ کرتا ہوں کہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء

تک بھی جو دوست ادا کر دیں گے ان کا جہاں تک میرا تعلق ہے میں یہی سمجھوں گا کہ ان کا چندہ وقت کے اندر ہی ادا ہو گیا ہے۔ باقی جو بقایا رہ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ معاف کرے اور پھر ہماری غفلتوں کی پردہ پوشی کرے۔ جن کے بقایا رہ جائیں گے اگرچہ مدت گذر چکی ہوگی لیکن ان کو بعد میں بھی ادا کرنے چاہئیں۔ میں یہ اصولی بات سمجھانا چاہتا ہوں۔ نماز کا ایک وقت مقرر ہے کتاب موقوت ہے

لیکن جب وقت کے اندر نہ پڑھی جائے تو قضا کا حکم ہے۔

اسی لئے خدا سے جو وعدے کئے جاتے ہیں وہ بھی فرض کی طرح ہی شمار ہونے چاہئیں اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان وعدوں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے گھبراہٹ کے خط لکھے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ پوری طرح متفق بھی ہوں اور ان کے لئے پریشان بھی ہوں جن کو احساس اور شعور ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا تھا، کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہمارے حالات نے اجازت دی ہو یا نہ دی ہو۔ یہ وعدے پورا کرنے سے محرومی ایک ایسا داغ ہے جس کی تکلیف ہونی چاہیئے لیکن اگر وقت کے اندر نہ پورا ہو سکے اور مجبوری ہو تو گناہ تو نہیں ہوگا لیکن اس خلاء کو اس طرح پورا کرنا چاہیئے جس طرح چھٹی ہوئی نمازوں کی قضاء کی جاتی ہے تو بعد میں بھی دیں لیکن اپنے طور پر اپنی ذمہ داری سے، جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے، یہ چندے کا وقت ختم ہو چکا ہوگا۔ ممکن ہے بعض بقائے ایسے رہ جائیں بلوں کی ادائیگی کے، جن میں یہ استعمال بھی ہو جائے لیکن نہ بھی ہو تو جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے، آپ کا وعدہ خدا سے پورا ہو جائے گا اور آپ کو اس سے اطمینان قلب نصیب ہوگا۔

آخری بار پھر میں یہ عرض کروں گا کہ بہت سی ہماری بد عادات کی گٹھڑیاں ہیں جو ہم پر سوار ہیں۔ ہر سال کے آغاز میں انسان بعض دفعہ اپنے خدا سے، بعض دفعہ اپنے دوستوں سے وعدے کیا کرتا ہے کہ یہ یہ کمزوریاں میں چھوڑوں گا۔ اس سال کے آغاز پر

مجھے خیال آیا کہ یہ تحریک کروں کہ بعض بدیاں چھوڑ دیں۔

ویسے تو ہر بدی چھوڑنی چاہیئے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اس کو اگلی صدی کے تعلق میں بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کرتا رہا ہوں۔ اگلی صدی سے پہلے جس طرح آپ بچوں سے وعدے لیں گے، اس طرح اپنے نفس سے بھی وعدے لیں اور اس کے لئے دعا شروع کر دیں۔ بعض عادتیں ترک کرنا آسان نہیں ہوا کرتا۔ بڑی ہمت چاہیئے اور بعض عادتیں ایسی ہیں جو آپ ایک دفعہ چھوڑ بھی دیں تو پھر دوبارہ آجایا کرتی ہیں۔ اس لئے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

گناہوں کی جو تمثیل بائیبل میں پیش کی گئی ہے اور شیطان کو گناہ مجسم کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ وہ تمثیل سانپ کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ بہت سی مماثلتیں سانپ کو شیطان کے اس تصور سے ہیں جو مذہبی دنیا میں پایا جاتا ہے لیکن ایک مماثلت گناہ کے ساتھ سانپ کی یہ ہے کہ سانپ ہر سال ایک کینچلی اُتارتا ہے یعنی اپنی کھال کو کھینچ کر کانٹوں میں الجھا کر پوری

طرح اُتار کر اپنے جسم سے الگ پھینک دیتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کی کھال اب ختم ہو گئی۔ نیچے سے ایک نئی کھال نکل آتی ہے۔ اس طرح گناہوں کی بھی تہیں ہوتی ہیں یعنی ایک گناہ کو آپ کھینچ کر اُتاریں گے تو نیچے سے پاک دامن نہیں نکلیں گے بلکہ اس کے نیچے ایک اور بھی گناہ کو پائیں گے۔ جس طرح سردیوں میں بعض غریب پندرہ بیس گھٹے کپڑے پہن لیتے ہیں اور ان کو کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ انسان جو روحانی لحاظ سے فلاکت زدہ ہو اس نے گناہوں کے پندرہ بیس یا زیادہ کپڑے پہنے ہوتے ہیں تو ایک کپڑا پھاڑ کر پھینکیں گے تو نیچے سے دوسرا ابھی نکل آئے گا، پھر تیسرا ابھی نکل آئے گا۔ بڑی محنت کا کام ہے۔ بڑی توجہ کا کام ہے اور دُعا کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ عادت بڑی بُری چیز ہے۔ گناہ کی ہو، جس چیز کی بھی ہو، بہت ہی ظالم چیز ہے، انسان کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔ اس لئے عادتوں سے آزادی حاصل کریں۔ پھر آپ ہلکے بدن کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہو سکیں گے ورنہ آپ کا بدن بھاری ہوگا اور باقی سفر مشکل ہو گا۔ اس لئے اس سفر کے لئے تقویٰ کا زادِ راہ چاہیئے جو آپ کو اندرونی طاقت مہیا کرے گا۔ تقویٰ کے بغیر آپ بدیوں سے چھٹکارا نہیں پا سکتے تو تقویٰ کا معیار بڑھائیں۔ خدا سے دُعا مانگیں اور کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اگلی صدی میں اس حال میں داخل ہو کہ اس نے اپنے گناہوں میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا ہو اور خدا کرے کہ اکثر احمدی ایسے ہوں کہ سب نہیں تو اکثر گناہ وہ اس صدی کے دامن میں پیچھے چھوڑ جائیں اور صحابہ کی طرح پاک اور صاف ہو کر اگلی صدی میں داخل ہوں تا کہ اس کنارے سے تربیت کا ایک نیا دَور شروع ہو جائے اور وہ تربیت کا دَور پھر اگلی صدی تک اگلی نسلوں کے کام آتا رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور اللہ اپنے فضل سے ہماری توفیق کو بڑھاتا چلا جائے۔

ولادتیں

(۱) :- خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ اُم ہانی سلمہا اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب سعید آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{1}{89}$ ۱۱ کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب سعید آباد کی پوتی اور مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کی نواسی ہے۔

(۲) :- مکرم برادرم مولوی سعادت اللہ صاحب مبلغ اُڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{1}{89}$ ۱۱ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد فرحت اللہ صاحب چندا پوری کا پوتا اور مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب مرحوم درویش کا نواسہ ہے۔

احباب سے ہر دو نومولودین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار - بشارت احمد حیدر قادیان

درخواست ہائے دُعا

*— مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم دادا بھائی میر جی ہبلی ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی ازدواجی زندگی کے کامیاب ہونے کے لئے *— مکرم عبد السلام صاحب گڈے ۵/- روپے ادا کرتے ہوئے عزیزہ صدیقہ بیگم بنت مکرم جمال الدین صاحب مرحوم کے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

ضروری اطلاع

سلمان رشدی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت بصیرت افروز مفصل خطبہ جمعہ فرمودہ $\frac{2}{89}$ ۲۴ انشاء اللہ تعالیٰ "بدر" کے ۳۰ مارچ کے شمارہ میں شائع ہوگا۔ (ایڈیٹر)

اعتذار

ذیلی تنظیموں کی جانب سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں اور مقامی اجتماعات کی رپورٹیں متعدد جماعتوں کی جانب سے اشاعت کے لئے موصول ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کی مساعی میں برکت دے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ معذرت خواہ ہوں کہ عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکیں۔ ہے

والعذر عند الکرام مقبول

"بدر" کا ۱۶ اور ۲۳ مارچ کا شمارہ انشاء اللہ تعالیٰ صد سالہ جشن تشکر نمبر ہوگا (ایڈیٹر)

نمایاں کامیابی و درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور بزرگان کی دُعاؤں کے طفیل عزیزم مکرم ڈاکٹر فیروز احمد صاحب بٹڈر نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا فائنل امتحان $\frac{927}{1255}$ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے۔ عزیز ڈاکٹر موصوف نے اپنے پہلے مہینے کی ملازمت کی پوری تنخواہ مختلف مدات کے چندوں میں ادا کی ہے۔ قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید اور بہتر کامیابیوں سے نوازتے ہوئے مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد السلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر

اعلاناتِ نکاح

(۱) :- مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۹ء کو خاکسار نے ناصر آباد میں عزیزہ نوشادہ اختر بنت مکرم غلام محمد بٹڈر ساکن ناصر آباد کولگام کا نکاح ہمراہ عزیز عبد الرحمٰن بٹ ولد مکرم مرحوم محمد خلیل بٹ صاحب ساکن آرونی کولگام کے ساتھ ۔/۷۰۰۰ روپے حق مہر پڑھا۔ اور مناسب موقعہ و محل خطبہ دیا۔ لڑکی کے والد مکرم غلام محمد بٹڈر نے اس موقعہ پر علاوہ صدقہ کے دس روپے اعانتِ بدر کے لئے بھی دیئے۔ فجزاہم اللہ۔

(۲) :- مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو خاکسار نے ناصر آباد میں ہی عزیزہ عائشہ پروین بنت مکرم عبد الغنی صاحب بٹڈر ساکن ناصر آباد کا نکاح عزیز محمد اشرف بٹڈر ابن مکرم عبد الغنی صاحب بٹڈر ونی ساکن ناصر آباد کے ساتھ ۔/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور مناسب حال خطبہ دیا۔ اس خوشی میں مکرم عبد الغنی بٹڈر صاحب نے مساجد فنڈ مقامی میں ننانوے روپے ادا کئے اور اعانت بدر میں بیس روپے دیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو کامیاب اور بابرکت ثابت کرے آمین۔

خاکسار - سید ناصر احمد ندیم
معلم وقفِ جدید ناصر آباد - کشمیر

منقولات

شیطانک ورسز کے خلاف احتجاج

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دُنیا بھر کے احمدیوں کو ہدایات

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے شیطانک ورسز کیخلاف احتجاج

"لندن (پ ر) احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی ایک پریس ریلیز کے مطابق گریٹر لندن ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے مولانا عطاء المجیب نے سلمان رشدی کی کتاب "شیطانک ورسز" کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ اس کتاب کے خلاف احتجاج میں پوری طرح شریک ہے۔ ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ کتاب میں انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کی گئی ہے اور یہ اسلام کو دانستہ بد نام کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنف نے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے بتایا کہ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر کی طرف سے دُنیا بھر کے احمدیوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اس کتاب کے خلاف احتجاج کریں اور برطانیہ میں بسنے والے احمدی اپنے اپنے علاقہ کے ایم پی کو مل کر احتجاج کر رہے ہیں۔"

(روز نامہ ملت لندن ۱۹۸۹-۱-۱۹)

سلمان رشدی کے ناول میں انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی گئی۔ مرزا طاہر احمد

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کے ناول شیطانک ورسز میں اسلام کے خلاف انتہائی گھٹیا اور گندی زبان استعمال کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گو اسلامی تعلیم کے مطابق ہر شخص کو آزادی رائے کا حق ہونا چاہیئے، مگر کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا جا سکتا کہ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں جن کے لئے لاکھوں، کروڑوں مسلمان اپنی زندگیاں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ توہین آمیز الفاظ استعمال کرے، ٹھوو ہال لندن میں دوسو کے لگ بھگ سامعین جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے اور جن میں ہنسلو کے لارڈ میئر کونسل کے ارکان۔ ایم پی اور دیگر معزز افراد شامل تھے کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اگر کوئی برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے خلاف گندہ دہنی سے کام لے تو اسے فوراً اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا احتجاج کسی بنیادی اصول سے اختلاف کی بناء پر نہیں بلکہ اسلام کی ان مقدس ترین ہستیوں کے خلاف انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کرنے کی وجہ سے ہے۔"

(روز نامہ جنگ لندن ۳۰ر جنوری ۱۹۸۹ء)

مرزا طاہر نے کسی کی حمایت کے لئے سلمان رشدی کی کتاب کی مذمت نہیں کی۔ رشید احمد

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے مولانا منظور احمد الحسینی کے شائع شدہ ایک حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا منظور خوش فہمی میں مبتلا ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے سلمان رشدی کی کتاب کی مذمت کر رہی ہے۔ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے تو اس کتاب کی مذمت اس لئے کی تھی کہ اس میں مقدس انبیاء اور دیگر بزرگ ہستیوں کے بارے میں انتہائی گندی زبان استعمال کی گئی تھی، ان کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قلبی محبت اور آپ کے لئے غیرت رکھنے کی وجہ سے تھا، ورنہ نہ کسی کی حمایت مقصود تھی اور نہ ہی کوئی اور مقصد تھا، رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اگر مولانا منظور اس بیان کو رد کرتے ہیں تو کرتے رہیں ہمیں اس کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے، جماعت احمدیہ کے لئے تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اور ان کی حمایت اور غیرت ہی کافی ہے۔

(روز نامہ جنگ لندن ۱۱-۱۲ر فروری ۱۹۸۹ء)

نوٹ: - یہی بیان روز نامہ جنگ میں بھی مذکورہ تاریخوں میں شائع ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایشین ہیرلڈ میل بیگ شیطانک رشدی

عزیز ایڈیٹر - ممبران احمدیہ ایسوسی ایشن برطانیہ "سلمان رشدی" کی کتاب "شیطانی آیات" کی طباعت پر دُکھ اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا اظہار نہایت کفریہ بے ادبی سے کیا گیا ہے۔ افسانہ نگاری کے ادعا کا اظہار کرتے ہوئے کتاب میں اُن شخصیتوں کے اصل اسمائے گرامی کا ذکر لایا گیا ہے جو مسلمہ طور پر مسلمانوں کے نزدیک واجب الاحترام ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے توہین آمیز اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جو ہر شریف انسان پر دلآزاری کے حملہ کے مترادف ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے مصنف نے شیطنت کی اُکساہٹ سے سرشار ہو کر اسے لکھا ہے۔

ممبران ایسوسی ایشن اس کتاب کے نکاس کو روک دینے کا حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اور حکومت برطانیہ سے مصنف و پبلشر کے خلاف بانیٔ اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دانستہ توہین اور مسلمانوں کی قصداً دلآزاری کے جرم میں قرار واقعی کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو برطانیہ میں مقیم متعدد اقوام پر مشتمل سوسائٹی کا محکم حصہ ہیں۔

اُمید ہے کہ تمام اہل مذاہب مذہبی ہم آہنگی اور ایکتا کے لئے اس مطالبہ کی بھرپور حمایت کریں گے۔

آپ کا

ایم آر چوہدری

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن گریسن ہال روڈ

لندن ایس ڈبلیو ۱۸ (ترجمہ از انگریزی)

مسلمانوں نے دشمنانِ اسلام کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ مولانا منظور احمد

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے ایک بیان میں علماء اُمت اور اُن تمام مسلمانوں کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے جنہوں نے "شیطانک ورسز" کے ناشر اور مصنف کے خلاف پُرامن جلوس نکال کر دشمنانِ اسلام کی چال کو ناکام بنا دیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ اس سلسلے میں آخری کامیابی تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ "ٹھو ہال لندن" میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی موجودگی میں قادیانی اجتماع کا مقصد اسلام کی تضحیک اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا تھا۔ جس کی دلیل اس اجتماع کے آخر میں تقسیم کئے گئے لٹریچر میں سے ایک ۲۸ صفحات پر مشتمل انگریزی زبان میں کتابچہ ہے جس کا نام "پرسیکیوشن آف احمدی اِن پاکستان" ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو اسلام اور پیغمبر اسلام کی کھلی توہین ہے۔ جبکہ بانیٔ سلسلہ کا فرقہ قادیانیہ مرزا غلام احمد کی کتابیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیاء علیہم السلام اہلِ بیت عظام اور صحابہ کرام کی توہین سے بھری ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد سلمان رشدی کے خلاف بیان دینے سے پہلے اپنے طریقہ کار کو دیکھیں۔ مسلمانوں کو ان کی حمایت کی ضرورت نہیں۔"

(روز نامہ جنگ لندن ۳۱ر جنوری ۱۹۸۹ء صہ۲)

(قسط چہارم (آخری))

صد سالہ جشن تشکر کے اغراض و مقاصد

اور

اس کا پروگرام

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء

اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی جماعت کی صد سالہ تاریخ کو خاص طور پر اُس عظیم الشان جوبلی منصوبہ کی روشنی میں جس کے تحت جماعت احمدیہ پندرہ سال سے اس کے لئے تیاری کر رہی ہے، دنیا کے سامنے ایک جشن تشکر کی صورت میں پیش کریں۔

جشن سے تو عام طور پر یہی مفہوم لیا جاتا ہے کہ جشن منانے والے زرق و برق لباس میں ملبوس، کھانے پینے، باجے گاجے۔ راگ و رنگ اور رقص و سرود کی محفلوں کا اہتمام کریں گے اور ایک ہنگامہ ہاؤ ہو برپا ہوگا۔ اور اگر احتیاط سے کام لیا گیا تو کم از کم ساز و آواز اور قوالیوں کے بغیر تو جشن کا لفظ کسی تقریب کے لئے استعمال کرنا ایک بے معنی سی بات معلوم ہوتی ہے ——!

لیکن آیئے! میں آپ کو ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہونے والے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے پروگرام کی ایک جھلک دکھاؤں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے جو پروگرام منظور فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

✲ —— تمام احمدی خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو نفلی روزہ رکھیں گے۔

✲ —— ۲۲، ۲۳ مارچ کی درمیانی شب کو نماز تہجد باجماعت ادا کی جائے گی۔ اور اسی شب کو جماعتی عمارتوں اور احمدی گھرانوں پر چراغاں کیا جائے گا۔

✲ —— ۲۳ تا ۲۶ مارچ چار روزہ پروگرام میں جلسہ یوم مسیح موعود کے انعقاد کے علاوہ صدقات و قربانی کا انتظام کیا جائے گا۔ مساکین، یتامیٰ اور قیدیوں کو کھانا کھلایا جائے گا۔ بچوں میں شیرینی تقسیم کی جائے گی اور ان کے لئے خصوصی تقاریب اور سپورٹس کا اہتمام کیا جائے گا اور ۲۳ مارچ کو تمام جماعتی عمارتوں پر لوائے احمدیت اور قومی پرچم لہرانے کی خصوصی ہدایت ہے۔

✲ —— ۲۳ مارچ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کی بکثرت اشاعت اور تقسیم کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

✲ —— تمام دنیا کے احمدیوں کو جشن تشکر کے سال میں شکرانہ کے طور پر کم از کم سو یتامیٰ کو گود لینے کی تحریک کی گئی ہے۔

✲ —— احیائے اسلام اور اشاعت قرآن کے سلسلے میں کی گئی جماعت احمدیہ کی صد سالہ مساعی سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے دنیا بھر میں متحرک اور غیر متحرک نمائشوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

✲ —— پریس و پبلسٹی کا ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے تاکہ تمام ذرائع ابلاغ کو حتی المقدور استعمال کرتے ہوئے اور پریس کانفرنسوں کے ذریعے جماعت کی تاریخ اور اس کی مساعی جمیلہ سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔

✲ —— جشن تشکر کے سال میں بکثرت جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی ہدایت کی گئی ہے۔

✲ —— صوبائی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر جوبلی جلسے۔ کانفرنسیں۔ سیمپوزیم اور ریسیپشنز کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

✲ —— جماعتی اخبارات و رسائل کے خاص نمبر اور باتصویر سووینیر اور کیلنڈر کی اشاعت کا پروگرام زیر عمل ہے۔

✲ —— اور یہ بھی ہدایت ہے کہ سال جشن تشکر کے دوران صد سالہ جوبلی کے خصوصی مونوگرام کو مختلف اشیاء مثلاً غبارے، پین پنسل، ٹی شرٹ، لیٹر پیڈ اور لفافوں وغیرہ پر استعمال کر کے عالمگیر پیمانے پر اس جشن کی پبلسٹی کی جائے۔

✲ —— آڈیو۔ ویڈیو سیکشن سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر جماعتی تعارف پر مشتمل ویڈیو فلم کی تیاری زیر عمل ہے۔

✲ —— ان تمام پروگراموں کا اہم مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات پر خدا کا شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی مساعی سے اپنی نئی نسل کو روشناس کرایا جائے جن پر آئندہ صدی میں غلبۂ اسلام کی تکمیل کی عظیم الشان ذمہ داری عائد ہونے والی ہے اور اسی لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگیوں کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی ایک خصوصی تحریک فرمائی ہے —— اور دوسری غرض اس منصوبہ کی یہ ہے کہ تا وہ ناواقف لوگ جو جماعت کی تاریخ اور اسلامی خدمات سے عدم واقفیت کے نتیجہ میں غلط فہمی میں مبتلا کئے جاتے ہیں، جب وہ اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھیں گے تو ان کی غلط فہمیاں دُور ہو کر تحقیق حق کے لئے ان کے سینوں میں ایک صاف اور غیر جانبدار جذبہ اُبھرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عظیم الشان منصوبہ پر دنیا بھر میں بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ لیکن بعض ضروری شعبے ابھی تشنۂ تکمیل ہیں۔ ان میں سے خاص طور پر نمائش کا شعبہ ہے۔ جس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہت فکرمند ہیں اور ہندوستان میں ابھی اس سلسلے میں بہت کام ہونا باقی ہے اور وقت بالکل کم رہ گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ محترم منیر الدین صاحب شمس جو مرکزی نمائش کمیٹی لندن کے چیئرمین ہیں، اپنے دورۂ ہندوستان میں جائزہ لے کر ہندوستان کی بعض بڑی بڑی جماعتوں کی نمائش کے بارہ میں راہنمائی فرمائی تھی۔ قادیان اور ہندوستان کی بڑی جماعتوں میں نمائشوں کے اہتمام کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت کو صدر نمائش کمیٹی مقرر فرمایا ہے اور کام کی رفتار کی رپورٹ کے بارہ میں اب بار بار یاددہانیاں آرہی ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد موصول ہوا ہے کہ نمائش کے بارے میں جلسہ سالانہ پر ایک تقریر بھی رکھی جائے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر جوبلی کمیٹی بھارت نے خاکسار کو ہدایت فرمائی ہے کہ میں نمائش کے بارہ میں آپ حضرات کو کچھ تفصیل بتاؤں۔

نمائش کا شعبہ صد سالہ جشن تشکر کے منصوبے کا ایک نہایت اہم حصہ ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ صد سالہ جشن تشکر کا پورا منصوبہ نمائش اور پریس و پبلسٹی ان دو شعبوں کے گرد گھوم رہا ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں، یہ ایک حقیقت ہے۔

نمائش کے لئے مرکزی کمیٹی کے جس منصوبہ کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطا فرمائی ہے، اُس کا خاکہ یہ ہے کہ نمائش دو طرح کی ہوگی۔ ایک متحرک Vans جو Mobile Exhibition وغیرہ کے ذریعے جگہ بجگہ پھرا کر دکھائی جائے گی۔ دوسری غیر متحرک Static Exhibition جو ملکی طور پر ایک جگہ یا جس ملک میں بڑی بڑی متعدد جماعتیں ہوں، وہاں متعدد جگہوں پر مستقل نمائشوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مستقل نمائشوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ

○ —— نمائشوں کے لئے ہال تعمیر کئے جائیں یا موجود جگہوں میں مختلف ریکس وغیرہ تیار کر کے اس طرح انہیں آراستہ کیا جائے کہ

○ جس میں 50 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم۔ 114 زبانوں میں منتخب آیات۔ منتخب احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور منتخب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم نمائش کے لئے رکھے جا سکیں۔

○ جس میں روحانی خزائن، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات، ملفوظات اور تصانیف۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر کی جلدیں اور بنیادی اسلامی لٹریچر کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نمونے رکھے جائیں جو اندرون اور بیرونی ممالک میں جماعت کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔

○ جس میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مذاہب کی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں پیشگوئیاں اور آپ کے منصب و مقام کے بارہ میں اہم اقتباسات نمایاں رنگ میں چارٹس پر لکھ کر آویزاں کئے جائیں۔

○ جس میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ذریعے

دُنیا بھر میں تعمیر کردہ مساجد، جماعت کے اہم مشن ہاؤسز۔ تبلیغی مراکز اور تعلیمی سنٹرز کی تصاویر اور ماڈل تیار کروا کے رکھے جائیں۔

٭ جسمیں تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قلمی مسوّدات اور تاریخی تصاویر رکھی جائیں۔

٭ جس میں اوّلین صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر مختصر تعارف کے ساتھ آویزاں کی جائیں۔

٭ جسمیں خلفائے کرام کے بیرونی ممالک کے دَوروں کی تفصیلی تصاویر کے ذریعے بتائی جائے۔

٭ جماعت کے ابتدائی اور مشہور مبلّغین کرام اور شہدائے احمدیت کے فوٹوز رکھے جائیں۔

٭ جماعت کی مالی قربانیوں نیز مختلف شعبہ ہائے خدمتِ اسلام کے وہ چارٹس جو گرافس کی صورت میں تیار کئے جا رہے ہیں آویزاں کئے جائیں۔

٭ جسمیں ایک بڑے سائز کے ورلڈ میپ world map کو display کیا جائے جو الکٹرانک سسٹم سے جماعت کے مشن۔ مساجد۔ سکول و ہسپتالوں وغیرہ کو مختلف روشنیوں کے ذریعے نمایاں کر رہا ہو۔

٭ جسمیں ملکوں اور مقامی جماعتوں کی تاریخ اور خدمتِ خلق اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کا تعارف پیش کیا جائے۔

٭ جسمیں آڈیو۔ ویڈیو سیکشن رکھا جائے جس کے ذریعہ جماعتی تعارف اور جماعتی مساعی کو سمعی و بصری دونوں طریق سے بہتر رنگ میں پیش کیا جائے۔

٭ اس نمائش میں ایسے گائیڈ مہیا کئے جائیں جو زائرین کو جماعتی تاریخ اور نمائش کی تفصیل سے آگاہ کر سکیں

٭ اور اس نمائش کی سیکشن وائز تفصیل پر مشتمل ایک Book let طبع کروا کے رکھی جائے جس سے زائرین استفادہ کر سکیں نیز ان نمائشوں میں ریسیپشن اور بک سٹال کے لئے بھی جگہ مخصوص کرنی چاہیئے۔

یہ ہے غیر متحرک مستقل نمائش کا ایک خاکہ جس کی تفصیل سے آپنے اندازہ کر لیا ہوگا۔ کہ ایسی نمائشیں غیروں میں تبلیغ اور نئی نسل کی تربیت کے لئے کس قدر مؤثر اور بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ر مارچ ۱۹۸۸ء کے خطبہ جمعہ میں نمائش کے اہتمام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت کو خصوصی ہدایات فرمائی تھیں جس کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل لندن اور مجلّہ کی اشاعت مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۸۸ء میں شائع ہو چکا ہے اس کا کچھ حصّہ میں آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا:۔

"سب سے زیادہ نمایاں طور پر جس طرف توجہ مرکوز ہونی چاہیئے، وہ ہر ملک میں نمائش کی جگہ کا تقرر یا بڑے ملک ہوں تو ایک سے زیادہ نمائش کی جگہوں کی تقرری ہے۔"

فرمایا:۔ "تعمیر کے کام کے لئے بہت وقت درکار ہے اور ان منصوبوں میں ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ جس جس ملک کو یہ توفیق ہو وہاں جماعتی سو سالہ نمائش کے لئے ہال کی تعمیر کی جائے۔ اس پہلو سے خصوصیت سے فکر ہے کہ بڑے ممالک جہاں آج سے بہت پہلے یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے تھا، ان میں ابھی اس کا آغاز نہیں ہوا۔ اور جہاں تک جماعت کی استعداد کا تعلق ہے اگر اب بھی آئندہ ایک دو ماہ کے اندر ان خاص نمائش گاہوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے تو جس طرح جماعت وقارِ عمل کے ذریعے حصّہ لیتی ہے ہرگز بعید نہیں کہ اسی سال کے آخر تک یہ نمائش گاہیں تیار ہو جائیں۔"

فرمایا:۔ "اِن نمائش کے بڑے ایوانوں میں یہ چیز ملحوظ رہنی چاہیئے کہ یہ مستقل چیز ہوگی اور یہ بات نہیں کہ عارضی طور پر کتابیں سجا کر سمیٹ لی جائیں۔ بلکہ ایسی جماعتیں جہاں صد سالہ جوبلی کی نمائش ہوتی ہے وہ مستقلاً پھر ہمیشہ اس کام کے لئے استعمال ہوں گی۔ وہاں پر باہر سے آنے والا جب بھی آئے اُس کے سامنے جماعت کی سَو سالہ کارروائی یکجائی صورت میں پیش ہو جائے۔"

حضور نے بتایا کہ کتب، چارٹس وغیرہ سب تیار کئے جا چکے ہیں اور کتب میں سب سے زیادہ اہم قرآن کریم ہے، اس کی اشاعت کے سلسلہ میں کارروائی ہو رہی ہے۔ بہت سے تراجم طبع ہو رہے ہیں۔ ان سب کو جب اکٹھا بھجوانا شروع کیا جائے گا تو اُن جماعتوں پر جو پہلے سے تیار نہ ہوں، بہت زیادہ بوجھ پڑے گا۔ قرآن کریم کے پچاس سے زائد زبانوں میں تراجم ہیں اور ہر ملک میں ان کی ضرورت کے مطابق یہ نسخے بھجوائے جائیں گے۔ پھر ۱۱۷ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کی طباعت کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے جو آئندہ چند ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا (یہ مارچ ۸۸ء کا خطبہ ہے۔ اب تک تو طباعت ہو چکی ہے) ان سب کو بھی ہر نمائش میں مہیا کیا جائیگا اس طرح ۲ ہزار نسخے ملکوں میں بھیجے جائیں گے۔ یہ نمائش کی خاطر ہی مفت۔ تقسیم کا کام اس کے علاوہ ہے۔ علاوہ ازیں احادیثِ نبویہؐ کا انتخاب ہے جو اسی طرح مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تحفۃً لوگوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے اقتباسات ہیں۔"

فرمایا: "شاذ ہی ایسی زبان ہوگی جسمیں ہم یہ چیزیں پیش نہ کر سکیں۔ اس کام کے نمٹنے کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے اور ابھی سے ان لوگوں کے پتہ جات مرتب ہونے چاہئیں جن تک یہ چیزیں تقسیم ہوں گی۔"

فرمایا: "یہ سارے کام توجّہ اور ایسی محنت کو چاہتے ہیں جسمیں کئی مہینے لگیں گے۔ اس لئے خاموشی فکر انگیز ہے۔ جو بیداری اس وقت تک شروع ہو جانی چاہیئے تھی وہ شروع نہیں ہوئی اور جن ممالک میں جماعتیں عددی قوت کے لحاظ سے قوی ہیں وہاں تو خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ کام ہونا باقی ہے۔"

حضور نے ساری دُنیا کی مجالسِ عاملہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان سب اُمور کی طرف فوری توجہ شروع کر دیں۔ کثرت سے نوجوان ہیں جو اخلاص اور جذبہ خدمت کا رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح بوڑھے اور عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ ان میں سے جس حد تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ رضاکارانہ کاموں میں شامل ہونا ہو اور یہ شمولیت ان کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوگی۔ اگر کام کو ترتیب دے کر تقسیم کیا جائے تو بڑے سے بڑا کام بھی آسان ہو جاتا ہے اس سے مالی ذمّہ داریاں بھی بہت ہلکی ہو جاتی ہیں اور وقت کے اندر کام سمٹ جاتا ہے۔"

ہندوستان میں متحرک نمائشوں کے خیال میں غیر متحرک مستقل نمائشوں کی تیاری کی طرف سے غفلت رہی۔ اسی لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خصوصیت کے ساتھ متوجہ فرمایا ہے کہ ہندوستان میں بھی غیر متحرک نمائشوں کا فوری اہتمام کیا جائے۔ اور اپنے مکتوب مؤرخہ ۲۹/۸۸ میں ارشاد فرمایا کہ

"حیدر آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ بھبنیشور۔ جموں۔ سری نگر۔ قادیان۔ دہلی۔ یادگیر اور مدراس کی جماعتوں کو عزیزم شمس صاحب نے نمائش (مستقل) کے بارہ میں ہدایات دی تھیں کہ فوری طور پر انتظام کیا جائے خواہ ہال کرایہ پر لینے پڑیں یا بنوانے پڑتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فوری طور پر تفصیلی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ دسمبر کے آخر تک تو لازماً نمائشیں تیار ہو جانی ضروری ہیں خواہ ادھوری ہی ہوں۔ ہر جگہ نمائش عمدہ اور ماڈرن قسم کی ہونی چاہیئے۔ اگر یورپین بھی دیکھیں تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہیں۔"

پس اب مزید کچھ سوچنے کا وقت ہی نہیں رہا۔ اگر گزشتہ کوتاہی پر کفِ افسوس ملتے رہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم گزشتہ کوتاہی پر استغفار کرتے ہوئے پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اس کام میں جُٹ جائیں اور دن رات ایک کر دیں۔

یہاں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جیسا کہ حضور انور نے اپنے خطبہ میں توجہ دلائی ہے۔ جس قدر کام وقارِ عمل کے ذریعے ہو سکتا ہے، اُس کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم حضور انور کے منشاء کے مطابق کام بھی کر دکھائیں اور کم سے کم خرچ میں کر دکھائیں۔ کیونکہ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے یہ محض خدا کا فضل ہے کہ وہ اسلام دشمن طاقتوں کے بلینز ڈالروں کے مقابل ہماری

چھوٹی کوڑیوں میں بے انتہاء برکت عطا فرما رہا ہے۔ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

صد سالہ جشن تشکر کا منصوبہ کوئی انسانی منصوبہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک الٰہی منصوبہ ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے ابھی کچھ روکاوٹیں تھیں، کچھ ہمارے دلوں میں حسرتیں تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعے تمام مکفرین، مکذبین اور معاندین کو مباہلہ کا چیلنج دلوا کر اور پھر اس کے بعد عظیم الشان نشانات اور اپنی معجزانہ تائیدات سماوی و ارضی سے سرفرازہ فرما کر ان تمام آہنی روکاوٹوں کو ھباءً منثورًا فرما دیا ہے اب کس بات کی کسر رہ گئی ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے حمد و شکر کے ترانے گاتے ہوئے اس لیلۃ القدر کو الوداع نہ کریں اور پورے عزم و حوصلے کے ساتھ مطلع الفجر کا استقبال کرنے کے لئے اپنی حقیر مساعی کو تیز سے تیز تر نہ کریں۔

صد سالہ جشن تشکر کے منانے اور غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ہمیں یہ تاکید فرمائی ہے کہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو نفلی روزہ رکھا جائے۔ ۲۲/۲۳ کی درمیانی شب کو نماز تہجد باجماعت ادا کی جائے اور ۲۳ر مارچ کو چراغاں کیا جائے۔ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا جائے اور اس کے ساتھ صدقات کا اہتمام کیا جائے اور مساکین۔ یتامیٰ اور اسیروں کو کھانا کھلایا جائے اور جماعت احمدیہ کے ذریعے کی جارہی تبلیغ اسلام و اشاعت قرآن کی خدمات کو متحرک اور غیر متحرک نمائشوں کے ذریعے دنیا کو بتایا جائے۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اس عرصے میں جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک نیا احمدی ضرور بنانے کی کوشش کرے۔ حضور نے سو یتامیٰ کو گود لینے کی تحریک فرمائی نیز ان دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

اور سب سے بڑھکر یہ کہ آپ نے جماعت کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہونے کی تلقین کرتے ہوئے اپنی اس دلی تمنا کا اظہار فرمایا کہ

"میں چاہتا ہوں کہ سو سالہ جشن سے پہلے پہلے جماعت تقویٰ سے اس قدر ایسی حسین اور مزین ہو چکی ہو کہ سجی ہوئی دلہن کی طرح جو اپنے حسن کے عروج پر ہو اور پھر سجائی گئی ہو، اس طرح اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔"

نیز فرمایا:-

"اگر جماعت احمدیہ کی ہر ادا پر تقویٰ غالب آجائے تو آسمان اور زمین گواہ ہو جائیں گے اس بات پر کہ آپ لازماً ساری دنیا پر غالب آئیں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو روک نہیں سکتی اور یہ غلبہ ہے جو حقیقی غلبہ ہے، جو معنی رکھتا ہے۔ یہ وہ غلبہ ہے جو دنیا کی بھلائی اور اس کی بہبود کے لئے ضروری ہے۔"

پھر اس عظیم الشان صد سالہ جشن تشکر کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"کتنا عظیم الشان جشن ہوگا اس جماعت کا، جس کے گھر عائلی زندگی میں، سنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں جنت نشان بن چکے ہوں۔ جن کے لین دین کے معاملات ایکدوسرے کے پیسے غصب کرنے میں نہیں بلکہ ایکدوسرے کی ایثار کی بنیادوں پر قائم ہو گئے ہوں۔ اور جن کے گھر دعاؤں اور درود اور سلام کی آوازوں سے اور خدا کی راہ میں گریہ وزاری اور عبادتوں کے نتیجہ میں، ایک ایسی موسیقی پیدا کر رہے ہوں کہ جس کی کوئی مثال، دنیا کی کوئی تہذیب بھی پیش نہیں کر سکتی ..... وہ موسیقی جو فطرت کی تاروں میں روحانی ارتعاش پیدا کرتی ہے وہ موسیقی جو آپ کو ملاءِ اعلیٰ کے طیور کے گانے سکھاتی ہے، وہ موسیقی سیکھیں اور اس موسیقی سے اپنے گھروں کو مترنم کر دیں..... اور اگلی صدی میں اس طرح داخل ہوں کہ ساری دنیا کو نئے انداز، موسیقی کے سکھانے والی صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہو۔ اور اول اور آخر جماعت احمدیہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس جشن صد سالہ میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے آمین۔ ختم شد

ضروری اعلانات بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر

① تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

دنیا بھر کے وہ تمام احمدی جنہوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اوّل۔ دوم یا سوم پوزیشن حاصل کی ہو۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر نمائش کے سلسلہ میں اپنے مختصر حالات زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل اور کارڈ سائز کی تین عدد تصاویر درکار ہیں۔

مستورات اپنے کوائف اور تصاویر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں اور صرف کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی ارسال کر دیں۔

محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ سی - ۱۸۰ ماڈل ٹاؤن
لاہور - پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰ پاکستان

مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔ پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰ کے پتہ پر ارسال کریں۔

براہ کرم اپنے کوائف اور تصاویر جلد از جلد رجسٹرڈ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(منقول از الفضل ۷ر فروری ۱۹۸۹ء)

٭ ہندوستان کے احمدی احباب اگر براہ راست نہ بھجوا سکیں تو اپنے کوائف اور تصاویر جوبلی دفتر قادیان کی معرفت ارسال کر سکتے ہیں

سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

② وقف نو میں شامل بچوں کی تصاویر

ادارہ الفضل کا ارادہ ہے کہ وقف نو کی مبارک اور بابرکت تحریک پر جن احباب و خواتین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے ان واقف زندگی بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کی جائیں۔ جملہ والدین سے درخواست ہے کہ وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ارسال فرمائیں۔ ہر تصویر کے پیچھے بچے کا نام۔ ولدیت۔ مقام اور تاریخ پیدائش ضرور لکھیں۔ (ادارہ الفضل - مجریہ ۷ر فروری ۱۹۸۹ء)

٭ ہندوستان کے احمدی جو براہ راست نہ بھجوا سکتے ہوں وہ واقف بچوں کی تصاویر اور کوائف جوبلی دفتر قادیان کی معرفت ارسال کر سکتے ہیں۔

سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

③ یتامیٰ کو تلاش کریں

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک کہ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کم از کم سو یتامیٰ کو گود لینے کا انتظام کرے، جوبلی دفتر قادیان کے پاس چند ایسے خاندان ہیں جنہوں نے یتیم بچوں کو گود لینے کی پیشکش کی ہے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ ایسے یتامیٰ کے بارہ میں اطلاع دیں جن کے ورثاء انہیں جماعتی نظام کے سپرد کرنے کو تیار ہوں۔ تاکہ مذکورہ بالا خاندانوں کی کفالت میں دینے کا انتظام کیا جا سکے۔

یتامیٰ کے کوائف میں نام۔ عمر۔ صحت۔ مقام۔ والدین کے نام وغیرہ درج کئے جائیں۔

سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

④ صد سالہ جشن تشکر کے جملہ پروگراموں کے نتائج سے اطلاع دیں۔

۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء تک آپ کی جماعت میں صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں جو بھی چھوٹے یا بڑے پروگرام رو بعمل لائے جائیں ان کے نتائج اور شیریں ثمرات سے جوبلی دفتر قادیان کو ساتھ کے ساتھ اطلاع دیتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی طرف سے ظاہر ہونے والی برکات کا کوئی پہلو اوجھل نہ رہے اور ریکارڈ میں محفوظ ہو جائے۔

سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۳۸:۔ میں اے پی وی عبد الرحمٰن ولد مکرم ٹی پی حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۲۷ ۱۱/۷۸ ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے البتہ میری اہلیہ کی زمین پر ایک مکان زیر تعمیر ہے جس میں خاکسار کے چالیس ہزار روپے لگے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر میں آئندہ کوئی جائیداد بناؤں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میں گلف میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہانہ آمدنی مبلغ چار ہزار درہم ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ایم ابراہیم صدر جماعت پینگاڈی	اے پی۔ وی عبد الرحمٰن	مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۴۲:۔ میں ناصرہ اشفاق زوجہ اشفاق احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۲/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل زیورات ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) گلے کا ہار طلائی (۲) کانوں کے کانٹے (۳) ایک عدد انگوٹھی تینوں کا کل وزن ۳۰ گرام (۴) گلے کی گلسر ۲۰ گرام (۵) کان کی بالیاں ۱۰ گرام قیمت بحساب ۳۲۷۵/- روپے فی ۱۰ گرام -/۲۱۰۹۲ روپے ہے۔ میرا حق مہر -/۲۱۰۰۰ روپے ہے جیب خرچ ماہانہ دس روپے ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنے مندرجہ بالا زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری جو بھی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحق ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حکیم محمد دین ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان	ناصرہ اشفاق	نصیر الدین شیرا

وصیت نمبر ۱۴۸۴۶:۔ میں امۃ الرؤف بنت شیخ عبد القدیر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۸۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے اس وقت خاکسارہ بطور ٹیچر نصرت گرلز کالج میں ملازم ہے جس سے مجھے ماہوار -/۹۰۰ روپے تنخواہ مل رہی ہے میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مبشر احمد	امۃ الرؤف	عبد القدیر والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۴۷:۔ میں فوزیہ انجم بنت مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲/۸۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱)۔ ۲ عدد کان کی طلائی بالیاں ۲ گرام ایک طلائی زنجیر چھوٹی ۵ گرام مالیت موجودہ -/۲۴۵۰ روپے میں اپنی اس منقولہ جائیداد مالیتی -/۲۴۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ والد صاحب کی طرف سے مجھے اس تعلیمی دور میں -/۲۰ روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتا ہے میں انشاء اللہ ہر ماہ اس ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ آمد کے طور پر ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر میں زائد آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی باقاعدہ کرتی رہوں گی اور تازیست ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی نیز میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت جو میری کل منقولہ جائیداد ہے اس کی موجودہ قیمت مع تفصیل درج کر دی گئی ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جلال الدین نیر والد موصیہ	فوزیہ انجم	محمد اکبر

وصیت نمبر ۱۴۸۵۸:۔ میں قریشی انعام الحق ولد مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور کارکن صدر انجمن احمدیہ مبلغ -/۱۰۱۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحق ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد	قریشی انعام الحق	ممتاز احمد ہاشمی

ارشاد نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لاؤ تو ہر خرابی۔ برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے

محتاج دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی مہاراشٹر

ضروری اعلان

صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں جو بھی اشتہار۔ فولڈر۔ پمفلٹ۔ کتاب۔ سوونیر وغیرہ شائع کئے جائیں اس کی کم از کم تین کاپیاں دفتر جوبلی کو ضرور ارسال فرمائیں جزاکم اللہ۔

سیکرٹری جوبلی کمیٹی

درخواستہائے دعا

• ۔ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت سرینگر کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبارک احمد صاحب کو دو سال سے چھاتی میں تکلیف ہے ڈاکٹروں نے سرجری کا مشورہ دیا ہے لیکن موصوفہ سرجری کے نام سے ہی خوفزدہ ہوتی ہیں۔ مختلف مدات میں مبلغ /۲۰ روپے ارسال کرتے ہوئے موصوفہ بدر میں دعا کے اعلان کی درخواست کرتی ہیں اسی سلسلہ میں محترمہ مسز حمیدہ نذیر صاحبہ نے بھی امانت بدر میں مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہوئے مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کیلئے دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ سے نوازے۔

• ۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم ایس کو بعض پریشانیاں ہیں اور اعداء کی طرف سے نقصانات کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ موصوف امانت بدر میں مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام پریشانیوں کو دور فرما کر دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

• ۔ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک کیلئے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

• ۔ مکرم شاہ ناصر احمد صاحب آف گیا اپنی چھوٹی بیٹی ماریہ انجم کو تحریک وقف نو میں وقف کرنا چاہتے ہیں ان کی توفیق پانے کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

• شیخ مامون احمد کیرنگ سے لکھتے ہیں کہ موصوف عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں معجزانہ طور پر صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے

• ۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش قادیان اعلان کرواتے ہیں کہ عزیزم مقبول احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا ایم کام کا فرسٹ سمسٹر کا امتحان ہو رہا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی، علمی میدانوں میں نمایاں ترقیات اور دینی و دنیوی برکات کے حصول کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

• ۔ مکرم عبد الحکیم صاحب جنرل سیکرٹری آسنور تحریر فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ آسنور کے کئی بچے بچیاں مختلف یونیورسٹی اور بورڈ کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست عرض ہے اسی طرح خاکسار کی بیٹی عابدہ حکیم نے ... میڈیکل کا امتحان دیا ہے اب رزلٹ جلد آنے والا ہے عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

• ۔ مکرم میاں عبد الغنی صاحب آف چنتہ کنٹہ بیمار ہیں ڈاکٹروں نے ہارٹ اٹیک کا عارضہ بتایا ہے /۲۰ روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے درخواستِ دعا کی گئی ہے

• ۔ مکرم محمد عبد اللطیف صاحب عثمان آباد کا موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے مورخہ ۸۹/۲/۲ کو پیر کی ہڈی فریکچر ہوئی ۸۹/۲/۴ کو آپریشن ہوا پہلے سے افاقہ ہے صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

• ۔ اورنگ آباد سے مہر النساء صاحبہ مبلغ /۲۵ روپے امانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر کرتی ہیں کہ میرے فرزند باسط محسن جو مقامی روزنامہ "اورنگ آباد ٹائمز" مراٹھی میں نیوز رپورٹر ہیں۔ چند روز سے میرے لڑکے کے کچھ لوگ دشمن بن گئے ہیں اور مختلف طریقوں سے پریشان کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم تمام گھر میں پریشان رہتے ہیں۔ بچے کی حفاظت اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

• ۔ عزیز جلال الدین صاحب کشمیری متعلم مدرسہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ راجہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں منہ سے خون بہنے والی بیماری میں مبتلا ہیں اور چچا زاد بھائی غلام نبی صاحب پڈر Black motion کی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں اب کچھ افاقہ ہے علاج جاری ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

• ۔ مکرم محمد یٰسین صاحب محمدی سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم چین خان صاحب ۴ر فروری ۱۹۸۹ء کو صبح ۶ بجے محمدی میں وفات پا گئے ہیں اِنّا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مہمان نواز تھے۔

دعائے مغفرت:

خاکسار کی والدہ صاحبہ وزیرہ بیگم اہلیہ میاں فضل الرحمٰن بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ) ۱۵ر جنوری ۱۹۸۹ء کو اچانک وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۸۹ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے والدہ صاحبہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں خاندان مسیح موعود کے بعض افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید و سیکرٹری نصرت جہاں منصوبہ نے لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔

وفات کے وقت والدہ صاحبہ کی عمر ۶۷ سال تھی۔

احباب کرام سے والدہ صاحبہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: محمود مجیب اصغر (انجینئر)

ولادتیں

✭ ۔ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب ناگویا جاپان سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائی مکرم مغفور احمد صاحب منیب امیر و مبلغ انچارج جاپان اور ہماری بہن محترمہ عقیلہ منیب صاحبہ کو ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات بچی سے نوازا ہے بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سعدیہ مغفور تجویز فرمایا ہے۔"

✭ ۔ مکرم معراج الدین صاحب ڈرائیور آسنور سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "خاکسار کی ہمشیرہ پروینہ جلال کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے فروری ۸۹ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ ہمشیرہ پروینہ جلال نے اس خوشی میں مبلغ /۲۰ روپے امانتِ بدر میں ادا کر دیے ہیں

✭ ۔ مکرم عبد الحکیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ آسنور (کشمیر) تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبد العلیم کو مورخہ ۳۱ر دسمبر ۸۸ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے قبل ہی بچی کا نام "عطیۃ الرؤف" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم عبد العلیم نے اس خوشی کے موقعہ پر مختلف مدات میں /۱۰۰ روپے ادا کئے ہیں۔"

ان سب زچاؤں اور بچوں کی صحت و سلامتی نیک صالح خادم بننے کیلئے قارئین بدر سے درخواستِ دعا ہے (ادارہ)

الدین النصیحۃ
ترجمہ: دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

MOHAMMED RAHMAT PHONE C/O 896008
A Z SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES
45-B PANDUMALI COMPOUND
DY. BHADKAMKAR MARG BOMBAY 400008.

بقیہ اخبار احمدیہ :- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

دعائے مغفرت :-

مکرم بابو غلام رسول صاحب سرینگر جو کئی ماہ سے قادیان میں قیام پذیر تھے اور کافی دنوں سے علیل تھے آج مورخہ ۳ ستمبر ۸۹ء کو اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

ایک قابل تقلید مثال

مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب حیدر آباد ہری باؤلی PIN. 500265 23-6-89 سے تحریر فرماتے ہیں کہ "عاجز کی لڑکی ماریہ منصورہ نے حضور علیہ السلام کا مشہور عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ ... پوری طرح حفظ کر کے آج بروز جمعہ بتاریخ ۲۳/۶/۸۹ کو سنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ قارئین بدر و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کے ارشادات کے مطابق میری بچی کو برکت دے۔"

یہ مبارک قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فخر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور توصیف میں لکھا تھا جو اپنی نظیر آپ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور بار بار پڑھے گا اس کا حافظہ بھی تیز ہو گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر اس کے دل میں بھر دی جائے گی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی دربار میں یہ قصیدہ مقبول ہو گیا۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

CALCUTTA 700073

PH: 275475

RESI: 273903

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکات قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARD BOARD BOX M.F.G. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET CALCUTTA 700072.

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ÷ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS

TARUN BHART CO OP HOUSE SOCT

PLOT NO, 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST

PH: office = 6348179 BOMBAY 400099.

Resi = 6289389

أَطِعْ أَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

حدیث نبوی

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS

DEALERS: TIMBER TEAK POLES SIZES

FIRE WOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN

FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES etc

PO- VANIYAMBALAM

(KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ :-

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی ۹۲۴۱۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

AUTOWINGS

15 SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004

PHONE 76360 / 71350

آٹو ونگس

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیبز مدینہ میدان روڈ سعد ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائٹر:- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر : 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
Lucas-TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P5 P6/3/4

آٹو ٹریڈرز
ہر قسم کی گاڑیوں - پٹرول و ڈیزل کار ٹرک بس - جیپ
اور ٹریکٹر کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
۱۶ - مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
تار کا پتہ "Autocentre"
ٹیلیفون نمبرز 285222
28-1652
AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA 700001.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ٹی وی ریڈیو۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

٭ - بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
٭ - عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل
٭ - امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS - 5 ALBERT
VICTOR ROAD FORT BANGALORE 560002.
GRAM:- MOOSA RAZA PH:- 605558.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :-
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYA PUL, HYDERABAD-500002 PH. NO 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" -
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۰)

ٹیلیگرام "ALLIED"
الائیڈ پروڈکٹس
سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ
پتہ :- ۲۴ - ۳/۴/۳ - مقابل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد (اے پی)

"تمام قسم کی بھلائیاں قرآن مجید میں ہیں" - (الہام حضرت مسیح موعود)

JVR
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں
آرام دہ دیدہ زیب اور مضبوط ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !